رسائل و مسائل

کیا بالغ عورت خود اپنا نکاح کر لینے کی مجاز ہے؟

سوال "علماء احناف اور علماء اہلِ حدیث کے درمیان نکاح بالغہ بلا ولی کے مسئلہ میں عام طور پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ احناف اس کے قائل ہیں کہ بالغہ عورت اپنا نکاح اولیاء کے اذن کے بغیر یا اُن کی خواہش کے علی الرغم، جہاں چاہے کر سکتی ہے اور اس نکاح پر اولیاء کو اعتراض کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ اس کے برعکس اہلِ حدیث حضرات ایسے نکاح کو باطل اور کالعدم قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکاح بلا ولی کی صورت میں بلا تامل دوسرا نکاح کیا جا سکتا ہے۔ فریقین کے دلائل، جہاں تک میرے سامنے ہیں، مختصراً پیش کرتا ہوں اور استدعا کرتا ہوں کہ آپ اس بارے میں اپنی تحقیق واضح فرمائیں۔"

اس سوال کے ساتھ سائل نے پوری تفصیل کے ساتھ فریقین کے دلائل جمع کر دیئے ہیں جنہیں یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

حنفیہ کا استدلال حسب ذیل آیات اور احادیث سے ہے:۔

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ	تم میں سے جو لوگ مر جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں
اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ	تو وہ اپنے آپ کو چار مہینے دس دن روکے رکھیں
اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ	پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو جو کچھ وہ
فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْ اَنْفُسِهِنَّ	اپنی ذات کے معاملے میں معروف طریقے سے
بِالْمَعْرُوْفِ ط (البقرہ۔ ۳۰)	کریں، اس کی تم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔
فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ	پھر اگر تیسری بار شوہر نے بیوی کو طلاق دے

حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ط . . . .

(البقرہ-۲۹

دی، تو وہ عورت اُس کے لیے حلال نہ ہوگی اِلّا یہ کہ وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے ۔

. . . . فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۔

(البقرہ-۳۰)

. . . . پھر تم ان عورتوں کو اس سے مت روکو کہ وہ اپنے زیر تجویز شوہروں سے نکاح کریں، جب کہ وہ بھلے طریقے سے باہم رضامند ہو جائیں ۔

عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا ۔

(نصب الرایہ ج ۳ صـ۱۹۲)

نافع ابن جبیر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ خود اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کی حقدار ہے اور کنواری کا مشورہ لیا جانا چاہیے اور اس کی اجازت اُس کی خاموشی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ شوہر دیدہ عورت اپنے ولی سے زیادہ اپنے نکاح کے معاملے میں حقدار ہے ۔

عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ اَنْكَحَنِيْ رَجُلًا وَّاَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْهَا لَا نِكَاحَ لَكَ اِذْهَبِيْ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ

(ایضًا)

ابی سلمہ ابن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا میرے باپ نے میرا نکاح ایک مرد سے کر دیا ہے اور میں اسے ناپسند کرتی ہوں آپ نے باپ سے فرمایا کہ نکاح کا اختیار تمہیں نہیں ہے اور لڑکی سے فرمایا جاؤ جس سے تمہارا جی چاہے نکاح کر لو ۔

رُوِيَ مِنْ طَرِيْقِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا

مالک نے عبد الرحمٰن سے، انہوں نے اپنے باپ سے، اور انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے

زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنَ الْمُنْذِرِ ابْنِ زُبَيْرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ۔ فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَمِثْلِي يُفْتَاتُ عَلَيْهِ؟ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ الْمُنْذِرَ ابْنَ زُبَيْرٍ فَقَالَ إِنَّ ذٰلِكَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا كُنْتُ لِأَرُدَّ أَمْرًا قَضَيْتِهِ فَاسْتَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَ الْمُنْذِرِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقٌ (ایضاً)

کہ انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا منذر ابن زبیر سے نکاح کر دیا۔ اس وقت عبدالرحمٰن شام میں تھے۔ جب وہ واپس آئے تو کہنے لگے کہ کیا میری رائے کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ تب حضرت عائشہ نے منذر ابن زبیر سے بات کی، انہوں نے کہا کہ فیصلہ عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں ہے۔ اس پر عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ سے کہا کہ جس معاملے کو آپ نے طے کر دیا ہے میں اس کی تردید نہیں کرنا چاہتا۔ چنانچہ حفصہ منذر کے پاس ہی رہیں اور یہ طلاق نہ تھی۔

أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِي۔

...عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ (ایضاً)

ابوداؤد اور نسائی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شوہر دیدہ عورت پر ولی کو کچھ اختیار حاصل نہیں ہے۔

أَخْرَجَهُ النَّسَائِي وَأَحْمَدُ..

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي مِنْ خَسِيسَتِهِ۔ قَالَ فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي، وَلٰكِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَنْ لَيْسَ

نسائی اور احمد نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ ایک لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی اے اللہ کے رسول! میرے باپ نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا بیاہ صرف اس لیے کر دیا ہے کہ میرے ذریعے سے اُسے ذلت سے نکالے۔ آپ نے نکاح (کی تنسیخ و استقرار) کا حق لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی نے کہا، میرے والد نے جو کچھ کیا ہے، میں اسے جائز قرار دیتی ہوں۔ میری خواہش صرف یہ تھی

اِلَى الْاٰبَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْئٌ

کہ عورتیں جان ہیں کہ باپوں کو کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔

اہل حدیث حضرات اپنی تائید میں مندرجہ ذیل احادیث پیش کرتے ہیں:۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ . . . فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهَا۔ (بلوغ المرام)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو عورت بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اُس کا نکاح باطل ہے . . . پس اگر جھگڑا ہو تو جس عورت کا ولی نہ ہو تو سلطان اُس کا ولی ہے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ (ایضاً)

ابو موسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ولی کے بغیر کوئی نکاح جائز نہیں ہے"۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا (سنن کبریٰ للبیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت دوسری عورت کا ولی بن کر نکاح نہ کرے، اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح کرے۔

قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ لَمْ يُنْكِحْهَا الْوَلِيُّ اَوِ الْوُلَاةُ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ۔ (ایضاً)

حضرت عمرؓ نے فرمایا جس عورت کا نکاح ولی یا حکام نہ کریں، اس کا نکاح باطل ہے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ جَعَلَتْ امْرَاَةٌ ثَيِّبٌ اَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ غَيْرِ وَلِيٍّ

عکرمہ ابن خالد سے روایت ہے کہ ایک شوہر دیدہ عورت نے اپنا معاملہ ایک ایسے

فَانْكَحَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَجَلَدَ	شخص کے سپرد کر دیا جو اس کا ولی نہ تھا اس
النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا۔	شخص نے عورت کا نکاح کر دیا حضرت عمرؓ کو اس
(ایضاً)	کی اطلاع ہوئی تو آپ نے نکاح کرنے اور کرانے
	والے کو کوڑوں کی سزا دی اور نکاح منسوخ کر دیا۔
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ	حضرت علی نے فرمایا جس عورت نے بھی اپنے ولی
بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ	کے اذن کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے
لَا نِكَاحَ اِلَّا بِاِذْنِ وَلِيٍّ۔ (ایضاً)	بلا اجازتِ ولی کوئی نکاح نہیں۔
عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ وَعَلِيًّا رَضِيَ	امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ
اللّٰهُ عَنْهُمَا وَشُرَيْحًا وَمَسْرُوْقًا رَحِمَهُمَا	حضرت عمرؓ شریح اور مسروق نے فرمایا کہ ولی کے
اللّٰهُ قَالُوْا لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔ (ایضاً)	بغیر کوئی نکاح نہیں ہے

جواب۔ نکاح بلا ولی کے مسئلہ میں جو اختلاف ہے، اس کے بارے میں فریقین کے دلائل پہلے بھی میری نگاہ میں تھے، اب آپ نے بھی انہیں بیان فرمادیا ہے۔ ان دلائل پر ایک نگاہ ڈالنے سے ہی یہ محسوس ہوجاتا ہے کہ دونوں طرف کافی وزن ہے اور یہ کہنے کی بالکل گنجائش نہیں ہے کہ فریقین میں سے کسی کا مسلک بالکل غلط ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا شارع نے فی الواقع دو متضاد حکم دیئے ہیں؟ یا ایک حکم کو دوسرا حکم منسوخ کرتا ہے؟ یا دونوں حکموں کو ملا کر شارع کا منشاء ٹھیک طور پر متحقق ہوسکتا ہے؟ پہلی شق تو صریحاً باطل ہے کیونکہ شریعت کا پورا نظام شارع کی حکمت کاملہ پر دلالت کر رہا ہے اور حکیم سے متضاد احکام کا صدور ممکن نہیں ہے۔ دوسری شق بھی باطل ہے کیونکہ نسخ کا کوئی ثبوت یا قرینہ موجود نہیں ہے۔ اب صرف تیسری ہی صورت باقی رہ جاتی ہے اور ہمیں اسی کی تحقیق کرنی چاہیے۔ میں دونوں طرف کے دلائل کو جمع کرکے شارع کا جو منشاء سمجھ سکا ہوں وہ یہ ہے:۔

۱۔ نکاح کے معاملے میں اصل فریقین مرد اور عورت ہیں نہ کہ مرد اور اولیائے عورت۔ اسی بنا پر ایجاب و قبول ناکح اور منکوحہ کے درمیان ہوتا ہے۔

۲- بالغہ عورت (باکرہ ہو یا ثیبہ) کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر یا اس کی مرضی کے خلاف منعقد نہیں ہوسکتا، خواہ وہ نکاح کرنے والا باپ ہی کیوں نہ ہو۔ جس نکاح میں عورت کی طرف سے رضا نہ ہو، اس میں سرے سے ایجاب ہی موجود نہیں ہوتا کہ ایسا نکاح منعقد ہو سکے۔

۳- مگر شارع اس کو بھی جائز نہیں رکھتا کہ عورتیں اپنے نکاح کے معاملے میں بالکل ہی خود مختار ہو جائیں، اور جس قسم کے مرد کو چاہیں اپنے اولیا کی مرضی کے خلاف اپنے خاندان میں داماد کی حیثیت سے گھسا لائیں۔ اس لیے جہاں تک عورت کا تعلق ہے، شارع نے اس کے نکاح کے لیے اس کی اپنی مرضی کے ساتھ اس کے ولی کی مرضی کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ نہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے ولی کی اجازت کے بغیر جہاں چاہے اپنا نکاح خود کرے اور نہ ولی کے لیے جائز ہے کہ عورت کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح جہاں چاہے کر دے۔

۴- اگر کوئی ولی کسی عورت کا نکاح بطور خود کر دے تو وہ عورت کی مرضی پر معلق ہوگا، وہ منظور کرے تو نکاح قائم رہے گا، نامنظور کرے تو معاملہ عدالت میں جانا چاہیے۔ عدالت تحقیق کرے گی کہ یہ نکاح عورت کو منظور ہے یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عورت کو نکاح نامنظور ہے تو عدالت اسے باطل قرار دے گی۔

۵- اگر کوئی عورت اپنے ولی کے بغیر اپنا نکاح خود کرے تو اس کا نکاح ولی کی اجازت پر معلق ہوگا۔ ولی منظور کرلے تو نکاح برقرار رہے گا۔ نامنظور کرے تو یہ معاملہ بھی عدالت میں جانا چاہیے۔ عدالت تحقیق کرے گی کہ ولی کے اعتراض و انکار کی بنیاد کیا ہے۔ اگر وہ فی الواقع معقول وجوہ کی بنا پر اس مرد کے ساتھ اپنے گھر کی لڑکی کا جوڑ پسند نہیں کرتا تو یہ نکاح فسخ کیا جائے گا اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس عورت کا نکاح کرنے میں اس کا ولی دانستہ تساہل کرتا رہا، یا کسی ناجائز غرض سے اس کو ٹالتا رہا اور عورت نے تنگ آکر اپنا نکاح خود کر لیا تو پھر ایسے ولی کو سَاقِطُ الاختیار ٹھیرا دیا جائے گا اور نکاح کو عدالت کی طرف سے سندِ جواز دے دی جائے گی۔ ھٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔